E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A.

Paper : **Macroeconomics**

Module Name/Title : **Barter System**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM / Mohd. Sadat Shareef
PRESENTATION	Mohd. Sadat Shareef
PRODUCER	Mohammed Mujahid Ali

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

1.0 مقاصد Objectives

اس اکائی کا مقصد زر کے تصور کی تشریح کرنا اور زر کی رسد کے اجزاء کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ

- بارٹر نظام کی جانچ کر سکیں گے۔
- زر کی زمرہ بندی کی تشریح کر سکیں گے۔
- زر کی خصوصیات کا تجزیہ کر سکیں گے۔
- زر کی رسد کے اجزا بیان کر سکیں گے۔

1.1 تمہید Introduction

آج کل ہر معیشت زری معیشت سمجھی جاتی ہے۔ زری معیشت ایسی معیشت ہوتی ہے جس میں اشیاء اور خدمات کے تبادلے کے لیے زر کو وسیع پیمانے پر قبول کیا جاتا ہے۔ زر کا ارتقا تہذیب و تمدن کی تاریخ کا بہترین نمونہ ہے۔ معاشی سرگرمی کا دارومدار احتیاجات جدوجہد اور تشفی پر ہے یعنی احتیاجات کی تکمیل کے لیے ہر فرد دوسروں پر انحصار کرتا ہے۔ باہمی انحصار کے عمل میں کوئی شخص صرف ایک یا دو ایسی اشیاء پیدا کر سکتا ہے جس میں اس کو مہارت اور وسائل حاصل ہیں اور باقی اشیا کے لیے اس کو دوسروں پر جنہیں ان اشیا کی پیدائش میں مہارت حاصل ہے انحصار کرنا پڑتا ہے۔ قدیم سماج میں احتیاجات معمولی اور کم تھیں اور اشیا کا اشیا سے تبادلہ ہوتا تھا۔ گاؤں میں معاشی جدوجہد ذات پات کے نظام پر مبنی تھی۔ اور یہی بارٹر نظام کہلاتا ہے۔

1.2 بارٹر نظام Barter System

بارٹر نظام سے مراد اشیا کا اشیا سے راست تبادلہ ہے۔ آسان الفاظ میں تبادلے کے عمل میں زر استعمال نہیں کیا جاتا تھا جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے کہ معاشی جدوجہد عوام کے درمیان اشیا و خدمات کے تبادلے پر مشتمل ہوتی ہے جس سے ان کی احتیاجات کی تکمیل ہوتی ہے۔ جیسے جیسے تہذیب و تمدن میں بدلاؤ آیا ویسے ویسے احتیاجات میں اضافہ ہوا اور انسان کو روزمرہ زندگی میں بڑھتی ہوئی احتیاجات کی تکمیل میں دشواریاں پیش آنے لگیں۔

معاشی ترقی انسان کی تہذیب و تمدن پر اثر انداز ہونے لگی اور تہذیب و تمدن کے بدلتے تقاضے پیداوار اور تبادلے کے عمل کی رہنمائی کرنے لگے۔ تب بارٹر کے ذریعہ تبادلہ کی جگہ زر نے حاصل کر لی یعنی اب اشیا و خدمات کا تبادلہ زر کے ذریعہ ہونے لگا اور اس طرح زر کے تبادلے وجود میں آئے۔ جہاں معاشی عمل کی دو اہم جماعتوں (یعنی اشیا کے پیداکاروں اور اشیا کے صارفین) کے درمیان زر کے بہاؤ کی ادائیگیوں کو مسلسل مشغول کیا جاتا ہے جس کی تشریح زر کے دائیری بہاؤ سے کی جاتی ہے۔ اس پر تفصیلی بحث ذیل کی اکائی میں کی گئی ہے۔

روزانہ کے معاشی کاروبار میں زر خون کے فوارہ کی طرح ہے۔ معاشی کاروبار میں زر کے رواج نے تقسیم کار (Division of Labour) اور کفایات پر مبنی پیداوار پیمانہ بر کبیر (Production on Large Scale) کو آسان بنادیا ہے۔ بازار میں زر میکانزم اور ادھار (یعنی قرض کی فراہمی) نے بارٹر نظام کی جگہ لے لی ہے۔ بارٹر نظام کی دشواریوں نے زر کی اہمیت اور بھی بڑھادی ہے۔

1.3 بارٹر نظام کی دشواریاں Inconveniences of Barter System

بارٹر نظام کی دقتوں کی وضاحت اس طرح کی جاسکتی ہے۔

The Inconveniences of Barter System can be explained as follows:

1.3.1 طرفین کی ضروریات میں دوہرے اتفاق کا نہ پایا جانا

Lack of Double Coincidence of Wants

بارٹر نظام میں ضروریات کی تشفی کے لیے اشیا کا تبادلہ اشیا سے یا اشیا کا تبادلہ خدمات سے انجام دیا جاتا ہے۔ احتیاجات اور مذاق (پسند) میں فرق کی وجہ سے تبادلے کے لیے درکار اشیا میں بھی فرق پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے طرفین کی ضروریات میں دوہرا اتفاق Double Coincidence ضروری ہے۔ کسی شخص کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ایسے شخص کو تلاش کرے جو نہ صرف اس کی اشیا یا خدمات خریدنے کے لیے تیار ہو بلکہ ایسی شئے رکھتا ہو جس سے اس کی ضروریات پوری کی جا سکیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص کے پاس کپڑا موجود ہے اس کو چاول کی ضرورت ہے تو وہ ایسے شخص کی تلاش کرتا ہے جو اس سے کپڑا لے کر اس خاص وقت میں اسے چاول دے سکے۔ اگر چاول رکھنے والے شخص کو کپڑے کی ضرورت نہ ہو تو ایسی صورت میں اشیا کا تبادلہ نہیں ہوگا۔ اسی کو طرفین کی ضروریات میں عدم مطابقت Lack of double Coincidence of wants کہتے ہیں۔

اس تبادلہ میں وقت کا عنصر بھی شامل ہے۔ کسی ایسے شخص کی تلاش میں کافی وقت درکار ہوتا ہے جو بیچنے والے کا مال خریدنے کے لیے تیار رہے اور اس کے بدلے ایسی شئے دی جائے جس سے بیچنے والے کی ضرورت پوری ہو سکے۔

1.3.2 قدر کی پیمائش کے عام پیمانہ کی عدم موجودگی

Lack of Common Measure of Value

احتیاجات کی تشفی کے عمل میں بے شمار اقسام کی اشیا اپنی خاصیت اور جسامت میں فرق رکھتی ہیں۔ ایک شئے کی قدر کا تخمینہ دوسری شئے کی اصطلاحوں میں کرنا دشوار ہے۔ ہر تبادلے میں اشیا کی قدر جانچی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک کیلو شکر کی قدر تین کیلو گیہوں ہو سکتی ہے۔ ایسا مبادلہ چند اشیا کے تبادلہ کی صورت میں ممکن ہے۔ لیکن جب کئی اشیا کے تبادلہ کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کی مبادلہ قدر کے تعین کا مسئلہ کئی دوسری اشیا اور خدمات کی صورت میں حل کیا جاتا ہے جو نہایت دشوار ہے، یعنی قدر کے عام پیمانہ کی عدم موجودگی میں مبادلہ کی قدروں کا مقرر کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کوئی شخص جو صرف اپنی خدمات کی فراہمی کے ذریعہ ہی اشیا اور خدمات کا تبادلہ کرنا چاہتا ہے اس کے لیے تمام دوسری خدمات اور اشیا کی مبادلہ قدروں کو یاد رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ نیز ایک ہی وقت میں تمام اشیا اور خدمات سے اپنی خدمات، جس کی کسی خاص وقت پر احتیاج ہوتی ہے کا تبادلہ ممکن نہیں۔

1.3.3 اشیا کی ناتقسیمیت Indivisibility of Goods

چند اشیا کی ناتقسیمیت کی وجہ سے بارٹر نظام غیر کارگر بن جاتا ہے۔ اشیا کی جسامت اور پائیداری میں فرق ہوتا ہے اس طرح ان کی قدر بھی مختلف ہوتی ہے۔ تبادلے کے عمل میں شئے کو اکائیوں اور ذیلی اکائیوں میں تقسیم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر چاول اور

کپڑے کی تقسیم در تقسیم کی جاسکتی ہے لیکن مویشی کی صورت میں ایسا نہیں کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً گھوڑے کے ایک حصے کا تبادلہ ایک کیلو چاول سے نہیں کیا جاسکتا ہے۔ لہذا تبادلہ انجام نہیں دیا جاسکتا ہے۔

1.3.4 دولت کے ذخیرہ ہونے میں دقت Difficulty in Storing Wealth

یہ عام بات ہے کہ کوئی شخص اپنی دولت کے کچھ حصے کو مستقبل کی ضروریات کی تکمیل کے لیے محفوظ رکھتا ہے۔ جب دولت، اشیاو خدمات پر مشتمل ہوتی ہے تو اس کا ذخیرہ کرنا مشکل ہوتا ہے جیسا کہ کئی غذائی اشیا کو ایک سال سے زائد عرصے کے لیے محفوظ نہیں رکھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح خدمات کا ذخیرہ بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ مویشیوں کی صورت میں دولت کا ذخیرہ ناپائیدار ہے۔ دولت کا ذخیرہ صرف مستقل اثاثہ جات کی شکل میں کیا جاسکتا ہے اور تمام افراد ایسی دولت کے حامل نہیں ہوسکتے۔ دوسری قسم کی دولت کے حامل افراد اس کا ذخیرہ نہیں کرسکتے۔

1.3.5 ملتوی شدہ ادائیگیوں کی ادائی میں دقت

Difficulty in Making Deferred Payments

بارٹر نظام میں مستقبل کے معاہدوں کی ادائیگیوں کو ٹھیک طور پر انجام دینا ممکن نہیں ہوتا۔ روزمرہ زندگی کی چند صورتوں میں ادائیگیوں کو ملتوی کرنا ضروری ہوتا ہے ایسے وقت بارٹر کے فریقین کو ذیل کے مسائل درپیش ہوسکتے ہیں۔

(a) اشیایا خدمات کے معیار کی بازادائی

(b) مخصوص شئے سے بازادائیگی کے لیے مخصوص شئے کا استعمال

(c) مختلف اوقات میں اس ہی شئے کی قدر کا تخمینہ، شئے کی قدر میں وقت کے ساتھ اضافہ یا کمی کا خطرہ لگا رہتا ہے۔

1.3.6 تخصص سے عاری Lack of Specialisation

موجودہ دور کی پیداوار تخصص پر مبنی ہے کیوں کہ ہر ایک شخص تمام اشیا پیداوار خدمات فراہم نہیں کرسکتا۔ بارٹر نظام میں اعلیٰ درجہ کے تخصص کا حصول مشکل ہوتا ہے۔ "Coulborm" کے الفاظ میں بارٹر نظام صرف اسی وقت قابل برداشت ہے جب حالات بہت سادہ ہوں۔ لیکن جیسے ہی تقسیم کاری (Division of Labour) قابل لحاظ حد تک بڑھ جاتی ہے تو تبادلے کو آسان بنانے کے لیے زر کا چلن لازمی ہو جاتا ہے۔

1.4 زر کا مفہوم Meaning of Money

زر مبادلہ کا ذریعہ ہے جس میں دوہرے اتفاق کی ضرورت نہیں۔ اشیا اور خدمات کا تبادلہ زر سے کیا جاسکتا ہے اور اس (زر) سے دوبارہ اشیاو خدمات خریدی جاسکتی ہیں۔ کسی بھی شئے یا خدمت کی قدر کا تخمینہ زر کی شکل میں آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ اشیا کی تقسیم کی

کوئی ضرورت نہیں ہوتی اور زر کی شکل میں شئے کی قدر ادا کی جاسکتی ہے۔ زر کی شکل میں کسی بھی مدت کے لیے دولت کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ ملتوی شدہ ادائیگیوں کا عمل آسان ہوتا ہے اور تخصص کے اصول کو موثر انداز میں منطبق کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح عوام زر کی بدولت بارٹر نظام کی دقتوں پر قابو پاسکتے ہیں۔

ماہرین معاشیات کے درمیان زر کی تعریف پر چونکہ اتفاق نہیں پایا جاتا لہٰذا زر کی کئی تعریفات کی بحث، زر کے مفہوم کو واضح کرتی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس تصور کی صاف طور پر وضاحت بیان نہیں کی گئی ہے۔ زر کی سب سے زیادہ موزوں تعریف کے لیے مختلف ماہرین معاشیات مختلف رائے قائم کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں Harrod کا حوالہ درست معلوم ہوتا ہے۔

Harrod کے مطابق زر کی تعریف ایک مادی شئے کی طرح نہیں کی جاسکتی۔ یہ آنے والے تمام وقتوں کے لیے کوئی مقررہ مادی خصوصیات نہیں رکھتا۔ زر ایک سماجی مظہر ہے اور اس کی کئی موجودہ خصوصیات کا انحصار عوام کی اس سوچ پر ہوتا ہے کہ اسے (زر) کیا ہونا چاہیے۔ زر کے مفہوم کے چار مکاتب فکر ہیں۔ یہ چاروں مکاتب فکر مستحکم اور ملخص زر (Concrete and Abstract Money) کو زر کی تعریف میں شامل رکھتے ہیں۔

(a) روایتی نقط نظر Traditional View

روایتی مکتب فکر میں Keynes, Howbray, Hicks, Walker, Seligmen اور Crouther کا ذکر ضروری ہے۔ سادہ اصطلاحوں میں Seligmen "عام قبولیت" (General Acceptibility) پر زور دیتا ہے جب کہ Walker, Hicks Newly, Hansbray نے اس کے افعال پر زور دیا ہے۔ لیکن Crouther نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ کوئی بھی چیز جو عام طور پر مبادلے کے ذریعہ کے طور پر قابل قبول ہوتو یہ تین اہم صفات "جیسے مبادلے کا ذریعہ" (Medium of Exchange)، "قدر کا پیمانہ" (Measure of Value) "قدر کے ذخیرہ ہونے کی صلاحیت" (Store of Value) پر دلالت کرتی ہے۔

(b) خوبی پر مبنی نقط نظر The Quality Theory View

پروفیسر ملٹن فریڈمین اور اس کے حامیوں نے زر کو "کرنسی + تجارتی بینک کی جملہ مطابقتی امانتیں" قرار دیا ہے اور یہ طرز رسا (Approach) قدر کے ذخیرہ ہونے کی صلاحیت کی نشاندہی کرتا ہے۔

(c) ریڈکلف کمیٹی کا نقطہ نظر The Redcliff Committee View

اس رپورٹ کے مطابق زر، معیشت میں فراہم جملہ قرض کی رقم ہے۔ یہ نظریہ زر کے وسیع نقطہ نظر کا احاطہ کرتا ہے اور اس کے مطابق گردش زر بے معنی ہے۔

(d) گرلے اور شاء کا نقطہ نظر The Gurley & Shaw View

گرلے اور شاء اس معاملے میں ایک قدم آگے بڑھتے ہیں اور زر کے قریبی متبادلات بیان کرتے ہیں۔ ان کے مطابق تجارتی بینک سب سے اہم درمیانی مالیاتی ادارے ہیں اور دیگر معاون اداروں میں پس اندازی اور قرض کی فراہمی کے ادارے جیسے لائف انشورنس کمپنیاں، پس انداز بینک، پراویڈنٹ فنڈ، سرکاری نمائندہ ایجنسیاں وغیرہ شامل ہیں۔

روایتی نقطہ نظر کے لحاظ سے مثل زر (Near Money) کو زر کی تعریف میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسرے ایسے اثاثے جو زر کے افعال کی تکمیل میں کسی ایک یا ایک سے زائد شرائط کی تشفی کرتے ہیں قابل غور سمجھے گئے ہیں۔ اس طرح زر وہی ہے جو زر کا کام انجام دے اس میں کرنسی یا زر سیال اور تجارتی بینکس کی طلبی امانتیں (Demand Deposits) شامل ہوتی ہیں جو طلب پر قابل واپسی ہوتی ہیں۔

ہندوستان میں ریزرو بینک نے زر کی دو تعریفیں اختیار کی ہیں یعنی محدود تعریف اور وسیع تعریف۔ زر کی محدود تعریف کا مطلب عوام کے ہاتھ میں موجود کرنسی ہے۔ اس طرح بینکوں کی طلبی امانتیں اور دیگر امانتیں ریزرو بینک آف انڈیا کے پاس جمع رکھی جاتی ہیں۔ دیگر

امانتوں میں نیم سرکاری اداروں کی طلبی امانتیں، غیر ملکی حکومتوں کی طلبی امانتیں اور دیگر مرکزی بینکوں کی امانتوں کے علاوہ عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ زکی کچھ امانتیں شامل ہیں۔

زر کی وسیع تعریف مجموعی زری وسائل (Aggregate Monetary Resources) اور بینکس کی میعادی امانتوں کا احاطہ کرتی ہے۔

اپریل 1977ء سے آر بی آئی نے زر کی چار متبادل تعریفیں M1, M2, M3, M4 اختیار کیں۔

M_1 = عوام کے ہاتھ میں موجود کرنسی اور غیر حکومتی شعبے کے پاس موجود کرنسی،

عوام کی طلبی امانتیں (نقد یا بین بینکی امانتیں) اور R.B.I کی دیگر امانتیں۔

$M_2 = M_1$ + پوسٹ آفیس سیونگ بینکس کے پاس جمع کی گئی بچت امانتیں (Saving Deposits)۔

$M_3 = M_1$ لیکن اس میں پوسٹ آفیس سیونگ بینکس کے پاس موجود بچت امانتیں شامل نہیں ہیں، اس کے بجائے بینک میں جمع کی گئی نقد معیادی امانتیں (Net Time Deposits) شامل ہیں۔

$M_4 = M_3$ اور صرف بچت امانتوں کی بجائے پوسٹ آفیس سیونگ تنظیموں کی جملہ امانتیں جیسے بچتیں، معیادی اور پوسٹ آفیس کی متوالی امانتوں (Recurring Deposits) اور افزائش پذیر (Cumulative Deposits) امانتوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

"اعلیٰ موثر زر" High Powered Money کے تصور کو حال میں استعمال کیا گیا ہے جس میں عوام اور بینکوں کے پاس موجود کرنسی کے علاوہ R.B.I کی دیگر امانتیں شامل ہیں۔

جیسا کہ اوپر بتایا گیا، زر کا مفہوم وقتاً فوقتاً بتدریج بدلتا جا رہا ہے۔

1.5 زر کی زمرہ بندی — Classification of Money

زر کے طور پر استعمال کی جانے والی شئے اور اس کی سیالیت (Liquidity) کی بنیاد پر زر کی زمرہ بندی کی جاتی ہے۔ بطور زر استعمال کی جانے والی شئے کی بنیاد پر زمرہ بندی اس طرح کی جاتی ہے۔

(i) دھاتی زر Metalic Money۔ (ii) زر کاغذی Paper Money۔

(i) حقیقی زر Actual Money اور (ii) زر مثل Near Money

دھاتی زر کی مزید زمرہ بندی اس طرح کی گئی ہے۔

(a) معیاری زر Standard Money (b) علامتی زر Token Money (c) ضمنی زر Subsidiary Money

کاغذی زر (Paper Money) کی مزید زمرہ بندی اس طرح کی گئی ہے

(a) نمائندہ زر کاغذی Representative Paper Money

(b) قابل بدل کاغذی زر Convertible Paper Money

(c) ناقابل بدل کاغذی زر Inconvertible Paper Money

(d) حکمی زر اور Fiat Money

(e) بینک زر یا اعتباری (قرضی) زر Bank Money or Credit Money

اس زمرہ بندی کے لحاظ سے زر کے اقسام کی تشریح اس طرح کی جاسکتی ہے۔

1. معیاری زر Standard Money

اس کو مکمل دھاتی زر بھی کہتے ہیں جس کی تیاری کے لیے ابتداء میں سونا اور چاندی استعمال کیا گیا۔ یہ سکے ایک صحیح و سالم وزن اور ٹھپے پر تیار کیے جاتے ہیں۔ معیاری زر کی ظاہری قدر Face Value، حقیقی (یا دھاتی) قدر کے مساوی ہوتی ہے۔ 1835 - 1893 کے درمیان ہندوستانی روپے چاندی کے سکوں میں ڈھالے گئے تھے۔

2. علامتی زر Token Money

اس کو ادنی یا اعلی تر دھاتوں جیسے تانبا نکل وغیرہ سے بنایا گیا۔ جس کو چھوٹی ادائیگیوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو معیاری زر کے لیے ضمنی طور پر استعمال ہوئے۔ ان کی حقیقی قدر، ظاہری قدر کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔ ہندوستان میں روپیہ کا جو سکہ گردش میں ہے وہ علامتی سکہ ہے۔ اگر اسے پگھلایا جاتا ہے تو اس کی دھات کو ایک روپیہ قیمت پر بھی فروخت نہیں کیا جاسکے گا۔

3. ضمنی زر Subsidiary Money

کم قدر کے سکوں کی تیاری کے لیے ہلکی دھاتوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس زر کو چھوٹی ادائیگیوں یعنی کم قیمت اشیا اور خدمات کے تبادلے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ایک نئے پیسے سے 25 نئے پیسے کی قدر کے سکے ضمنی زر کہے جاسکتے ہیں۔

4. زر نمائندہ Representative Money

یہ ایک قسم کا کاغذی زر ہے جس کو چین میں شروع کیا گیا۔ کاغذی زر کا استعمال آہستہ آہستہ دوسرے ممالک میں پھیلتا گیا۔ ہندوستان میں کاغذی زر کا استعمال 19 ویں صدی میں شروع ہوا۔ سونے اور چاندی کے محفوظات کی بنیاد پر زر نمائندہ تیار کیا جاتا ہے سکوں کی تیاری میں سونا اور چاندی استعمال کی جائے تو فرسودگی ہوسکتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں حقیقی دھات کا زیاں ہوتا ہے۔ اس طرح قیمتی دھات کے ضائع ہونے کو روکنے کے لیے کاغذی زر کو اس کی مکمل قدر کی حد تک Full Extent of the Value استعمال کیا جاتا ہے اجرائی کا مجاز ادارہ دھاتوں کے محفوظات (Metal Reserves) کی نگرانی کرتا ہے۔

5. قابل بدل کاغذی زر Convertible Paper Money

ایسا زر، معیاری سکوں میں مرضی سے قابل بدل ہوتا ہے۔ اس نظام کے تحت عوام کو بیرونی ادائیگیوں کے واسطے کاغذی کرنسی کے بجائے سونا اور چاندی دی جاتی ہے۔ ان دنوں یہ نظام قطعی بند ہے۔

6. ناقابل بدل کاغذی زر Inconvertible Paper Money

دوسری جنگ عظیم کے دوران حکومت ہند کے جاری کردہ کاغذی نوٹس ناقابل بدل کاغذی زر کی مثال تھی۔ یہ ایک قسم کا عوام سے زبردستی حاصل کردہ قرض ہے۔

اس نظام کے تحت اجرائی کا مجاز ادارہ کاغذی زر کے پیچھے کوئی دھاتی محفوظات نہیں رکھتا ہے اور نہ ہی کاغذی نوٹوں کو سکوں یا دھاتوں میں تبدیل کرنے کی گیارنٹی دیتا ہے۔ تمام ممالک کے مرکزی بینکوں کے جاری کردہ نوٹس ناقابل بدل کاغذی زر کی نمائندگی کرتے ہیں ان کرنسی نوٹوں کو امانتی زر (Fiduciery Money) کی طرح بھی سمجھا جاتا ہے جس کا چلن عوام کے اعتماد پر ہوتا ہے۔

7. حکمی زر Fiat Money

اس کو ہنگامی (ایمرجنسی) کرنسی بھی کہتے ہیں۔ یہ زر کی غیر معمولی قسم ہے اور اس کو مخصوص حالات میں جاری کیا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا ناقابل بدل کاغذی زر ہے۔ حکمی زر کے پیچھے کسی بھی قسم کے محفوظات نہیں رکھے جاتے اور محدود مقداروں میں اس کا اجراء

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34.
IMC LIBRARY

عمل میں آتا ہے۔ آج کل تمام ناقابل بدل کاغذی زر، حکمی زر ہی ہے اور عملی طور پر ان دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔

8. واقعی زر **Actual Money**

یہ ہی زر گردش میں ہے جو "قانونی زر" (Legal Tender Money) ہے اور سکوں و علامتی سکوں، کاغذی زر اور بینک زر یا بینک میں محفوظ امانتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

9. زرِ مثل **Near Money**

زر مثل خزانہ بلس، بانڈس، تمسکات وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ سیال نہیں ہوتا۔ اس زر کو پہلے واقعی زر میں تبدیل کیا جاتا ہے تب اس کے ذریعہ بازار سے اشیا و خدمات خریدی جاسکتی ہیں۔

10. حسابی زر اور واجب زر **Money of Account and Money Proper**

کینس (Keynes) نے دوسری طرح کی زمرہ بندی جیسے حسابی زر اور واجب زر کی اصطلاحیں دی ہیں۔ حسابی زر ایسا زر ہے جس میں قرضوں اور عام قوت خرید کی قیمتوں کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ واجب زر حقیقی زر ہے جس میں معاہدے یا قرضے طے کیے جاتے ہیں، جیسے ہندوستانی روپیہ۔ حسابی زر اور واجب زر کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا کیوں کہ اندرون ملک واجب زر میں حساب رکھا جاتا ہے۔

زر کی زمرہ بندی بہت زیادہ عملی مطابقت نہیں رکھتی۔ ہندوستان میں اعلیٰ موثر زر (High Powered Money) عملی مطابقت رکھتا ہے۔ یعنی مملکت کا زر جمع (+) مرکزی بینک کی دوسری امانتیں اور بینک کاری نظام کی امانتیں۔ حکومتی کرنسی میں دھاتی زر کا تناسب ملک میں جملہ کرنسی کی رسد کے حساب سے بہت کم ہے۔ اعتباری زر (Credit Money) کو اہم مقام حاصل ہے۔ جدید زری معیشت میں اعتبار کی ساخت (Credit Structure) کی بنیاد حکومت کی محدود کرنسی پر مشتمل بنیاد پر قائم ہے سونے کے محفوظات اور بیرونی زر مبادلہ (Foreign Exchange) کے ذخائر بیرونی واجبات کی پابجائی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

11. قانونی زر اور غیر قانونی زر **Legal Tender Money and Non-Legal Tender Money**

قانونی زر ایسا زر ہوتا ہے جس کو مملکت اور عوام قرضوں کی ادائیگی کے لیے قابل قبول سمجھتے ہیں۔ حکومت اور مرکزی بینک کے جاری کردہ تمام نوٹس اور سکے لازمی طور پر ملک میں قانونی زر ہوتے ہیں۔ اس کو مزید ایک اور زمرہ کی حیثیت سے "محدود قانونی زر" (Limited Legal Tender Money) کی شکل میں بیان کیا گیا ہے یعنی ہندوستان میں 1 پیسے سے لے کر 25 پیسے تک کے سکے محدود قانونی زر ہیں۔ ہندوستان میں 50 پیسے اور ایک روپیہ کے سکوں کے علاوہ تمام کاغذی نوٹس "غیر محدود قانونی زر" (Unlimited Legal Tender Money) ہیں۔ غیر محدود کا مطلب یہ ہے کہ عوام نوٹس اور ان سکوں کو غیر محدود مقدار میں ادائیات کے لیے قبول کریں۔

"غیر قانونی زر" (Non Legal Tender Money) کو دوسری صورت میں "اختیاری زر" (Optional Money) بھی کہتے ہیں۔ بینک زر، چیکس، بل آف اکسچینج، Promissory notes اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ اس زر کو قبول کرنا عوام کے لیے ضروری نہیں ہے۔

1.6 زر کی خصوصیات Characteristics of Money

زر کی تعریفات اور زمرہ بندی پر اب تک کی گئی بحث کی مدد سے اس (زر) کی حسب ذیل خصوصیات کی شناخت کی جاتی ہے۔

1.6.1 شناخت پذیری Cognizability

شناخت پذیری کا مطلب یہ ہے کہ ملک میں عام آدمی زر کو آسانی اور فوری شناخت کرنے کے موقف میں رہے اس لیے کرنسی نوٹس مختلف جسامت اور رنگوں میں نمایاں نقش کے ساتھ چھاپے جاتے ہیں۔

1.6.2 افادہ اور قدر Utility & Value

اس کو عام مبادلہ کے ذریعہ کی طرح قبول کیا جائے لیکن عام قبولیت (General Acceptability) کی صفت صرف اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب زر کی طرح استعمال کی جانے والی شئے کار آمد اور قدر کی حامل ہوتی ہے۔ کسی شئے کی قدر کا دارومدار افادے اور قلت پر ہوتا ہے۔ دھاتی زر کو دیگر قسم کے زر پر ترجیح دی جاتی ہے۔ بہر حال قانونی تحفظ کی فراہمی اور قلت پیدا کر کے کاغذ میں قدر کی صفت پیدا کی جاسکتی ہے۔

1.6.3 نقل پذیری Portability

زر بنانے کے لیے استعمال کی جانے والی شئے میں آسانی سے نقل پذیر ہونے کی خصوصیت پائی جانی چاہیے۔ دھاتیں جیسے سونا اور چاندی بہ آسانی چھوٹی مقداروں میں نقل پذیر ہوسکتی ہیں۔ کاغذی زر بہت زیادہ آسانی سے نقل پذیر ہوتا ہے۔

1.6.4 تقسیم پذیری Divisibility

زر بنانے کے لیے استعمال کی جانے والی شئے میں قابل تقسیم ہونے کی خصوصیت پائی جانی چاہیے۔ اس خاصیت کا مطلب یہ ہے کہ شئے کو اپنی قدر میں کمی کیے بغیر تقسیم پذیر ہونا چاہیے۔ سونا اور چاندی میں یہ خاصیت موجود ہوتی ہے۔ ان دھاتوں کی قدر کا تعین ہر ٹکڑے کے وزن کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے۔ کاغذی زر کی صورت میں اس کو کمتر قدر کی کرنسیوں میں تبدیل کر کے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1.6.5 ہمیشگی Indestructability

زر بنانے کے لیے استعمال کی جانے والی شئے کو پائیدار ہونا چاہیے۔ اگر زر کو مبادلے کی ضروریات اور ذخیرہ ہونے کی صلاحیت کی تشفی کرنی ہو تو زر بنانے کے لیے استعمال کی جانے والی شئے کا پائیدار ہونا ضروری ہے۔ ملتوی شدہ ادائیگیوں کا عمل بھی اس وقت آسانی سے پورا ہوتا ہے۔ جب اس کی تیاری کے لیے استعمال کی جانے والے شئے پائیدار ہے۔ دھاتیں نہایت پائیدار ہوتی ہے۔ کاغذ زود خراب (Perishable) ہوتا ہے لیکن اس کو معمولی خرچ کے ساتھ بدلا جاسکتا ہے۔

1.6.6 استحکام Stability

زر بنانے کے لیے استعمال کی جانے والی شئے کی قدر میں تیزی سے تبدیلی نہیں ہونی چاہیے۔ اس سے عوام کے ذہنوں میں شبہات پیدا

ہوتے ہیں اور عدم قبولیت کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ زر بنانے کے لیے استعمال کردہ دھات کی قدر کو بھی مستحکم رہنا چاہیے۔ جو دھاتیں پہلے استعمال کی جاتی تھیں ان کی قدر زیادہ استوار ہے۔ کاغذی زر کو بھی زیادہ استوار بنایا جاسکتا ہے لیکن زمانہ جنگ میں اس کی استواری کھو جاتی ہے۔

1.6.7 ہم نوعی Homogeneity

اس کا مطلب یہ ہے کہ مال خاصیت میں یکساں رہے گا۔ ایک سکہ دوسرے سکے سے برتر نہیں ہونا چاہیے۔ کاغذ اور دھات دونوں اس شرط کی تشفی کرتے ہیں۔

1.7 زر کے اجزائے رسد Components of Money

اس اکائی کے اسباق میں پہلے پیش کی گئی تعریفات کے مطابق زر کی رسد کے اجزاء درج ذیل ہیں۔

I عوام کے ہاتھ میں موجود کرنسی۔

II R.B.I کی دوسری امانتیں (ڈپازٹس)۔

III بینکوں کی طلبی امانتیں جو امداد باہمی بینکوں کے طلبی امانتوں کا بھی احاطہ کرتی ہیں۔

IV بینکوں کی میعادی امانتیں۔

V پوسٹ آفس کی بچت امانتیں۔

VI پوسٹ آفس کی میعادی امانتیں۔

روایتی نقطہ نظر کے مطابق زر کی رسد کا دارومدار ذیل پر مشتمل ہوتا ہے۔

I کرنسی زر یا قانونی زر یعنی سکے یا کرنسی نوٹس

II بینک زر۔ تجارتی بینکوں کی بہ ذریعہ چیک قابل واپسی امانتیں۔

جدید یا وسیع نقطہ نظر کے مطابق زر کی رسد کا دارومدار ذیل پر مشتمل ہوتا ہے۔

I سکے۔

II کرنسی نوٹس۔

III بینکوں کی طلبی امانتیں۔

IV بینکوں کی میعادی امانتیں۔

V مالیاتی اثاثہ جات جیسے غیر بینک کاری مالیاتی درمیانی اداروں کی امانتیں یعنی یونٹ ٹرسٹ، پوسٹ آفیس بچت بینکس۔

VI بلس، خزانہ یا مبادلہ بلس۔

VII بانڈس اور مالکایہ (ایکوٹیس Equities)

سیالیت کو نظر میں رکھتے ہوئے R.B.I نے ذیل کے اثاثہ جات کو مجموعی زر کی رسد متصور کیا ہے۔

I کرنسی (Currency)۔